Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba

دار التحقیق و دفاع صحابہ

www.sunnilibrary.com

مروجہ ماتم کی نوعیت، اس کے اثبات پر شیعی دلائل اور ان کے دندان شکن جوابات

تخصیص ماتم حسین علیہ السلام

براہین ماتم:

ہم شیعہ ہر جگہ جوازِ ماتم کے مدعی نہیں۔ بلکہ ماتم حسین علیہ السلام کے اور آپ کے ماتم کی نظر کے خصوصاً قائل ہیں۔ کیونکہ آپ کا غم دینی غم ہے۔

تالیف

مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی

سنی لائبریری

ادارہ دار التحقیق

https://ataunnabi.blogspot.com/

سُنی لائبریری ڈاٹ کام
www.sunnilibrary.com

دلیل دوم

تخصیص ماتم حسین علیہ السلام

براہین ماتم:

ہم شیعہ ہر جگہ جوازِ ماتم کے مدعی نہیں۔ بلکہ ماتم حسین علیہ السلام کے اور آپ کے ماتم کی نظر کے خصوصاً قائل ہیں۔ کیونکہ آپ کا غم دینی غم ہے۔ اور آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مظلوم ہیں۔ اور مظلوم کے ماتم کی اجازت ہے۔

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ
وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا

(پ ۶ سورۃ النساء)

معلوم ہوا قولِ سوء کہنے کی مظلوم کو اجازت ہے۔

(بخاری شریف ص ۱۷۳، جلد اول میں ہے)

اَلْجَزْعُ الْقَوْلُ السَّیِّئُ وَالظَّنُّ السَّیِّئُ۔

کہ قول سوء سے مراد جزع فزع اور ظن سوء بھی ہے۔

(ماخوذ از "براہین ماتم" مصنفہ مولوی محمد اسماعیل
ص ۱۵ مطبوعہ لائلپور۔)

حاصل دلیل:

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مروجہ ماتم پر شیعوں کے مبلغ اور مناظر اعظم مولوی اسماعیل گوجروی کی اس دلیل کا حاصل یہ ہے۔ کہ امام مظلوم ہیں۔ اور مظلوم کے ماتم کی قرآن مجید نے ان الفاظ میں اجازت دی ہے۔ "اللہ تعالیٰ بُری بات کے اعلان کرنے کو پسند نہیں کرتا۔ مگر مظلوم آدمی کے لیے جائز ہے۔ کہ بُری بات کا اعلان کرے"۔ بُری بات کے اعلان کو جزع و فزع کہتے ہیں۔ جیسا بحوالہ بخاری شریف مذکور ہوا۔ اور جزع و فزع کا معنی مروجہ ماتم ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم کرنا جائز ہے۔ کیونکہ امام موصوف بھی مظلوم تھے۔

جواب:

مولوی اسماعیل شیعی نے قرآن کریم کی اس آیت کے ساتھ بخاری شریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں مذکورہ روایت کا پیوند لگا کر مروجہ شیعی ماتم کو جس طرح ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ اس کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

قرآن پاک کی اس آیت میں جو کچھ بیان ہوا۔ وہ صرف یہ ہے۔ کہ بری بات کا اظہار و اعلان اللہ کے ہاں پسندیدہ نہیں۔ ہاں اگر کسی پر ظلم ہوا۔ تو مظلوم اگر اپنے اوپر کیے گئے ظلم کی داستان سناتا ہے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس آیت کے تحت ایک شیعی مترجم و مفسر جناب مقبول احمد نے تحریر کیا۔

ترجمہ مقبول:

تفسیر عیاشی میں انہی حضرت (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے۔ کہ جو شخص کسی گروہ کو مہمان بنالے۔ پھر ان کی مہمانی اچھی طرح نہ کرے۔ تو وہ ان لوگوں میں سے ہوا جنہوں نے ظلم کیا۔ اور مہمانوں کے ذمہ کچھ عیب نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی مظلومی کا ذکر زبان پر لائیں۔ اور انہی حضرت سے "الجهر بالسوء من القول" کے یہ معنی منقول ہیں۔ کہ جو کسی شخص کی واقعی حالت بیان کر دے (بڑھا کر کچھ نہ کہے اور بلا علم صحیح کچھ نہ کہے) اور جس امر میں گواہوں کی تعداد مقرر ہے۔ جب تک ان کے گواہ موجود نہ ہوں۔ کچھ نہ کہے۔

مجمع البیان:

(و تا نیہا) اَنَّ مَعْنَاهُ لَا يُحِبُّ الْجَهْرَ بِالدُّعَاءِ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا اَنْ يَظْلِمَ اِنْسَانٌ فَيَدْعُوْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ فَلَا يُكْرَهُ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

(تفسیر مجمع البیان جلد دوم ص ۱۳۱ پارہ ششم مطبوعہ تہران طبع جدید)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ:

اس آیت کا دوسرا معنی یہ ہے۔ کہ کسی کے لیے بددعا کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص کسی پر ظلم کرتا ہے۔ تو مظلوم ظالم کے لیے اگر بددعا کر دے تو یہ مکروہ نہیں۔ یہ روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے۔

صافی:

وَ فِی الْمَجْمَعِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہُ الضَّیْفُ یَنْزِلُ بِالرَّجُلِ فَلَا یُحْسِنُ ضِیَافَتَہٗ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَذْکُرَ سُوْٓءَ مَا فَعَلَہٗ وَ الْعَیَّاشِیُّ عَنْہُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ مَنْ اَضَافَ قَوْمًا فَاَسَاءَ ضِیَافَتَہُمْ فَھُوَ مِمَّنْ ظَلَمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِمْ فِیْمَا قَالُوْا فِیْہِ وَ عَنْہُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْجَھْرُ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اَنْ یَذْکُرَ الرَّجُلَ بِمَا فِیْہِ۔

(تفسیر صافی جلد اول ص ۴۰۸ مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ:

مجمع البیان میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کوئی مہمان کسی کے ہاں آتا ہے۔ اور مہمان نواز اس کی اچھی طرح مہمان نوازی نہیں کرتا۔ اگر وہ مہمان اس کی اس روش کو بیان کرے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ عیاشی نے امام موصوف سے روایت کی۔ اگر کسی نے چند آدمی بطور مہمان اپنے ہاں بلائے۔ پھر ان کی مہمان نوازی اچھی طرح نہ کی۔ تو وہ شخص ظالم ہے۔ اگر اس کے ہاں کے مہمان اس کے خلاف کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بات کریں۔ تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ امام جعفر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ کہ آدمی اگر کسی واقعہ کو اسی طرح بیان کر دے۔ جس طرح وہ ہوا۔ تو یہ درست ہے۔ (اور وہ "الجھر بالسوء" میں داخل نہیں۔)

منہج الصادقین:

مراد این ست کہ دوست نمی دارد خدائے کہ احدی را مذمت کند وشکایت او نماید و ببدی نام او برد مگر کہ مظلوم باشد جائز است۔ و او را کہ شکایت کند و اظہار مراد کند ببدی نام او را کہ ذکر کند ظلم او را۔ برمردمان ظاہر سازد تا مردمان از او پرحذر باشند۔

(تفسیر منہج الصادقین جلد سوم پارہ نمبر ۶ ص ۱۴۴ مطبوعہ تہران)

ترجمہ:

اس آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا۔ جو کسی کی مذمت کرے۔ شکایت کرے۔ اور برائی کے طور پر اس کا نام لے۔ ہاں اگر مظلوم ہو۔ تو پھر اس کے لیے جائز ہے۔ کہ ظالم کی شکایت کرے۔ اور اس کو بدنام کرے۔ اور اس کا ظلم لوگوں پر واضح کرے۔ تاکہ عوام اس سے بچیں۔

اپنی عقل کا ماتم کیجئے

قارئین کرام! آیت زیر بحث کی ہم نے مسلک شیعہ کی چند معتبر اور مستند تفاسیر کی عبارت بمعہ ترجمہ نقل کی ہے۔ اُسے دیکھیں۔ اور "ماتم حسین" ثابت کرنے والے مناظر اہل تشیع کا اس سے استدلال دیکھئے۔ تو یہ بات آپ پر بالکل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واضح ہو جائے گی۔ کہ مروجہ ماتم سے اس آیت کا دور کا بھی تعلق نہیں۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اس آیت سے مروجہ ماتم ثابت کرنا قرآن کریم کی "تحریف" ہے۔ اور "تفسیر بالرائی" ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

آیت مذکورہ کی تفسیر میں مفسرین اہل تشیع نے حضرات ائمہ اہل بیت کی زبانی جو کچھ بیان کیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ اگر کوئی شخص کسی کے ہاں مہمان کے طور پر جائے۔ اور گھر والا اس کی اچھی طرح مہمان نوازی نہ کرے۔ تو وہ اس کے رویہ کو لوگوں کے سامنے بیان کر سکتا ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔

۲۔ اگر کوئی شخص چند آدمیوں کو اپنے ہاں کھانے کی دعوت پر بلائے۔ پھر ان کی دعوت میں سرد مہری دکھائے۔ ایسے شخص کی باتیں اگر دوسرے کے سامنے کردی جائیں۔ تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۔ اگر کوئی آدمی کسی واقعہ میں حقیقتِ واقعہ بغیر کمی بیشی ذکر کر دیتا ہے۔ تو بھی اس آیت "الجھر بالسوء" کے حکم میں داخل نہ ہوگا۔

ان تین امور میں سے کوئی بھی امر کیا "مروجہ ماتم" بننے کی صلاحیت رکھتا ہے ان تین امور میں سے کوئی بھی مروجہ ماتم نہیں بن سکتا۔ تو پھر مولوی گوجروی صاحب نے کس برتے پر اس آیت سے اسے ثابت کر دکھایا؟ کیا خوفِ خدا نہیں ہے؟ عقل کا ماتم کر لیتے اور آیت سے مروجہ ماتم ثابت نہ کیا ہوتا۔ تو بہت بہتر ہوتا۔ قہر خدا کا کہ آیات قرآنیہ میں تحریف اور ان کی تفسیر بالرائے پر جرأت کر لی۔ لیکن حق قبول کرنے کی جسارت نہ ہوئی۔

بالفرض ہم مولوی اسماعیل گوجروی کی یہ بات مان لیتے ہیں۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ مظلوم ہیں۔ اور مظلوم کے لیے ماتم کرنا جائز ہے۔ تو مولوی صاحب کو یہ ثابت کرنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاہیئے تھا۔ کہ امام مظلوم اور آپ کے اہل بیت مظلومین نے اپنے اپنے ظالموں کا ماتم کیا ہے۔ اور چونکہ ان حضرات نے ماتم کیا۔ لہٰذا ماتم جائز ہوا۔ لیکن میں دعوی سے کہتا ہوں۔ کہ ایک مولوی صاحب چھوڑ ساری دنیائے شیعیت اس کے ذاکرین مجتہدین اور آیت اللہ و شریعت مدار بھی جمع ہو جائیں۔ اور کسی امام کا ایک قول یا فعل سند صحیح کے ساتھ دکھا دیں۔ جس میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا مروجہ ماتم ثابت ہوتا ہو۔ تو میں اس کو اس ہمت پر بیس ہزار روپیہ نقد انعام پیش کروں گا۔ مگر فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس الخ۔

بالفرض ہم نے اس لیے عرض کیا ہے۔ کہ آیت زیر بحث سے صرف مظلوم کو حق دیا گیا ہے۔ کہ اپنے اوپر کیے گئے ظلم و زیادتی کو وہ بیان کر سکتا ہے۔ جب بقول گوجروی امام حسین مظلوم ہیں۔ تو اگر وہ اپنے اوپر کیے گئے ظلم کی داستان بیان کرتے۔ یا آپ کے دیگر میدان کربلا کے مظلوم حضرات یزیدیوں کے ظلم کی داستانیں اور ان کی زیادتیاں علی الاعلان بتاتے۔

تو از روئے قرآن ان کا یہ فعل مکروہ نہیں۔ اور اللہ کو ناپسند نہیں۔ ظالم کی زیادتی اور اس کے ظلم کی کہانی کسی کو سنانی اور بات ہے۔ اور ظالم کے ظلم پر ماتم کرنا اور بات ہے۔ "القول" کا لفظ پیش نظر رہے۔ تو اس سے اتنا معلوم ہوا۔ کہ اگر شیعہ حضرات واقعی اہل بیت کے ہمدرد ہیں۔ اور ان کی ہمدردی کی بنا پر وہ ان ظالموں کے ظلم کو اعلانیہ بیان کر کے اپنی ہمدردی کا فرض ادا کرنا چاہتے ہیں۔ تو پھر تحریر و تقریر کے ذریعہ یزیدیوں کے ظلم بیان کریں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن "القول" کے علاوہ مروجہ ماتم کی صورت میں خود اپنے آپ کو پیٹنا، اپنے بال نوچنے اور اپنی پشت پر خنجر چلانے یہ کیسے ہمدردی ہے۔ اور ظالم کے ظلم کو بیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے کا یہ کونسا طریقہ ہے؟ ذرا سوچو تو سہی۔

روایت بخاری کا مطلب

مولوی اسماعیل گوجروی نے آیت سے مدعا پر استدلال کو مکمل کرنے کے لیے بخاری شریف کی عبارت کا سہارا لیا۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو آیت کا مفہوم بیان کرنے میں جس طرح بددیانتی اور تحریف کی گئی۔ روایت بخاری میں بھی وہی حال ہے۔ امام بخاری کے الفاظ یہ ہیں "الجزع القول السئی و الظن السئی"، یعنی مروجہ ماتم بری بات اور برا گمان ہے لیکن ان الفاظ سے یہ مطلب کیسے نکالا گیا۔ کہ ہر بری بات "مروجہ ماتم" ہے دیکھئے عام آدمی دن بھر ہزاروں باتیں بُری کرتا ہے۔ اگر ہر بُری بات ماتم ہوتی تو کوئی آدمی بھی ماتم سے خالی نہ ہوتا۔ یعنی ماتمی ہوتا۔ اور ہر آدمی کو چوبیس گھنٹے ماتم کرنا اور سینہ کوبی کرتے رہنا چاہیئے تھا۔ اہل علم پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ جزع (ماتم) اور "قول سوء" دونوں کے درمیان نسبت مساوات نہیں یعنی ہر بُری بات مروجہ ماتم ہو اور مروجہ ماتم بُری بات ہو۔ بلکہ ان دونوں کے مابین عموم وخصوص مطلق ہے۔ یعنی ہر ماتم (سینہ کوبی، بال نوچنا) قول سوء (بری بات) ہے۔ لیکن ہر قول سوء ماتم نہیں۔ دیکھئے گالی بکنا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا بری باتیں ہیں۔ لیکن ان کو کوئی بھی ماتم کہنے کو تیار نہیں۔ اسی طرح زنجیریں مارنا بال نوچنا ماتم ہیں۔ لیکن قول سوء نہیں۔ بلکہ عمل سوء ہیں۔ اور ہائے حسین ہائے حسین کرنا ماتم بھی ہے اور قول سوء بھی ہے۔

اگر یہی درست ہوتا۔ جو مولوی گوجروی نے لکھا۔ تو پھر سیدھی سی بات ہے۔ کہ امام بخاری نے مروجہ ماتم کو بُری بات کہا ہے۔ اور تم لوگ اُسے سب سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑی نیکی شمار کرتے ہو۔ اور اس کے تارک کو دوزخی کہتے ہو۔ امام بخاری نے جو بیان فرمایا وہ اہل سنت کا مسلک ہے۔ لہٰذا اس روایت بخاری سے مروجہ ماتم پر استدلال کرنا بالکل غلط ہے۔ ہاں اس سے مروجہ ماتم کے غلط اور ناجائز ہونے کو اس حدیث سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ حق ہے۔

دلیل سوم

براهین ماتم:

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ اِعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ يَضْرِبُ نَحْرَهُ وَيَنْتِفُ شَعْرَهُ وَيَقُوْلُ هَلَكَ الْاَبْعَدُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا ذَالِكَ قَالَ اَصَبْتُ اَهْلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُهْدِيَ بُدْنَةً قَالَ لَا قَالَ فَاجْلِسْ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ مَا اَحَدٌ اَحْوَجَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كُلْهُ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَ مَا اَصَبْتَ۔

(موطا امام مالک ص ۹ باب کفارۃ من افطر فی رمضان مطبوعہ مجتبائی۔)

ترجمہ:

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک اعرابی آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا سینہ کوٹتا ہوا اور بال نوچتا ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہتا تھا کہ ہلاک ہوا وہ شخص جو دور ہے نیکیوں سے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا۔ بولا میں نے صحبت کی اپنی بیوی سے رمضان کے روزہ میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے۔ بولا نہیں فرمایا آپ نے ایک اونٹ یا گائے کو ہدیہ کر سکتا ہے۔ بولا نہیں۔ فرمایا آپ نے بیٹھ اتنے میں ایک ٹوکرہ کھجور کا آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس کو لے اور صدقہ کر وہ بولا مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کھا لے اس کو اور ایک روزہ رکھ لے۔ اس دن کے بدلے جس دن تو نے یہ کام کیا۔

(براہین ماتم مصنفہ مولوی اسماعیل گوجروی ص ۲۶۳)

جواب:

سب سے پہلی اور بنیادی بات تو یہ ہے۔ کہ شیعہ حضرات اپنا مسلک (مروجہ ماتم) ثابت کرنے کے لیے کسی آیتِ قرآنی کا حوالہ دیتے۔ جو صراحت کے ساتھ اس کو جائز بتاتی۔ یا پھر ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم سے کوئی نص صریح لائی ہوتی۔ لیکن یہ کہاں سے لائیں۔ قرآن پاک سے دلیل لانے سے عاجز اور ائمہ اہل بیت سے کوئی قول سند صحیح کے ساتھ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ اثبات کی دلیل کہاں ملتی۔ وہاں تو مروجہ ماتم کی پرزور تردید مروی ہے۔ جیسا کہ عنقریب آئندہ فصلوں میں ہم بیان کریں گے۔ ان ڈوبتوں نے دیکھا کہ چلو اور کچھ نہیں ملتا۔ تو تنکے کا ہی سہارا کافی ہے۔ لہٰذا مروجہ ماتم کو ثابت کرنے کے لیے ایک صحابی کے واقعہ کو بطور دلیل پیش کر دیا۔ یہ انہی صحابہ کرام میں سے ایک ہیں جنہیں یہ فرقہ خارج از اسلام قرار دیتا ہے۔ (معاذ اللہ) کسی مرتد کے قول و فعل سے اپنا مسلک ثابت کرنا چاہتے ہو۔ کیا نتیجہ دیتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس طریقہ استدلال سے معلوم ہوا کہ شیعوں کے پاس مروجہ ماتم کے جائز ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ بلکہ یہ طریقہ (مروجہ ماتم) محض بے دلیل اور بے سند ہے۔ استدلال کے جوش میں یہ بھی ہوش نہ رہا۔ کہ صحابی کے واقعہ اور اس کے فعل سے تمہارے مروجہ ماتم کی کیا نسبت ہے۔ ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صحابی نے رمضان پاک کا روزہ رکھ کر اپنی بیوی سے جماع کرنے کا "ظلم" کر لیا تھا۔ اور اس زیادتی پر نادم اور پشیمان ہو کر انہوں نے یہ حرکت کی۔ گویا یہ ایک ظالم (زیادتی کرنے والا) علی نفسہٖ کا فعل تھا۔ لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ ظالم نہ تھے۔ بلکہ مظلوم تھے۔ اس لیے ظالم اور مظلوم میں کیا مناسبت ہو سکتی ہے؟

یہ استدلال اس طرح درست ہے۔

صحابی کے اس واقعہ سے مروجہ ماتم پر استدلال اگر درست طریقہ پر کرنا ہے۔ تو اس کا طریقہ ہم بتائے دیتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ صحابی مذکور نے ایک جرم کیا۔ اور اس نے اپنے جرم پر ندامت کے آنسو بہائے۔ سینہ کوبی کی۔ اور بال نوچے۔ مختصر یہ کہ ایک مجرم ماتم کے ذریعہ اپنے جرم کا اعتراف کر رہا ہے۔ اب آئیے ان لوگوں کی طرف جو امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم کرتے ہیں۔ ان کے ماتم کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ وہ مجرم ہیں۔ اور بذریعہ ماتم اپنے جرم کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اور ان کا جرم یہ تھا۔ کہ قاتلانِ حسین یہی ہیں۔ اللہ کے محبوب کے نواسہ کا خون گرانے والے اُن کے ساتھیوں کو بھوکا پیاسا تڑپانے والے یہی لوگ تھے۔ انہیں اس جرم کو مانتے ہوئے بطور اقرار ماتم کرنا چاہیئے۔ اور خوب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو خطوط لکھ کر بلانے کے لیے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کرنے والے یہی تھے۔ پھر انہی بلانے والوں نے امام مسلم بن عقیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ہاتھ پر بیعت بھی کی۔ اُن کے پیچھے نمازیں بھی پڑھیں۔ اور امام حسین کو مسلم بن عقیل کے ذریعہ اپنی جانثاری کا پیغام بھی پہنچایا۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود جب امام موصوف کربلا پہنچے۔ تو ان کے آنے سے قبل امام مسلم کو شہید کرنے والے بھی یہی تھے۔ پھر امام موصوف کو شہید بھی انہی لوگوں نے کیا۔

ان کا ایک جرم ہو۔ تو اس پر روئیں۔ اور پھر چپ ہو جائیں۔ ایک مرتبہ ماتم کریں اور پھر خاموش ہو جائیں۔ نہیں بلکہ یہاں تو اجرام کے ڈھیر ہیں۔ اور ان پر ماتم کریں گے ہر سال کریں گے۔ بلکہ سال میں کئی بار کریں گے۔ اور قیامت تک کریں گے۔ اور کیوں نہ کریں۔ جب امام مظلوم کی ہمشیرہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کوفہ پہنچیں۔ اور کوفیوں کو ماتم کرتے دیکھا۔ تو فرمایا۔

اَتَبْكُوْنَ عَلَيْنَا فَمَنْ قَتَلَنَا غَيْرُكُمْ

ترجمہ:

کیا تم روتے ہو۔ بتاؤ تو سہی آخر تمہارے بغیر وہ کون تھے جنہوں نے ہمارے ساتھیوں کو شہید کیا؟

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں) نے جب کوفیوں کو روتے پیٹتے دیکھا۔ تو فرمایا۔

احتجاج طبرسی:

يَقْتُلُنَا رِجَالُكُمْ وَتَبْكِيْنَا نِسَاءُكُمْ لَقَدْ تَعَدَّيْتُمْ عَلَيْنَا عُدْوَانًا وَظُلْمًا عَظِيْمًا۔

(۱- احتجاج طبرسی ص ۱۶۵ احتجاج فاطمہ صغریٰ مطبوعہ قدیم)

(۲- احتجاج طبرسی جلد دوم صفحہ نمبر ۲۹ مطبوعہ طبع جدید)

(۳- مقتل ابی مخنف ص ۱۰۱ دخول السبایا الی الکوفہ مطبوعہ نجف اشرف طبع قدیم)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ:

تمہارے ہی مردوں نے ہمارے ساتھیوں کو شہید کیا۔ اور اب تمہاری ہی عورتیں ہم پر رو رہی ہیں۔ یقیناً تم لوگوں نے ہم پر بہت بڑا ظلم کیا۔ اور بہت بڑی زیادتی کی۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے کوفہ کے ماتیوں کے بارے میں مندرجہ ذیل الفاظ بھی اسی جگہ مذکور ہیں۔

احتجاج طبرسی:

وَاللّٰهِ فَابْكُوْا فَاِنَّكُمْ اَحَرِّيْ بِالْبُكَاءِ فَابْكُوْا كَثِيْرًا وَاضْحَكُوْا قَلِيْلًا۔

ترجمہ:

خدا کی قسم! خوب روؤ۔ تمہارے لائق بھی رونا ہی ہے۔ لہٰذا بکثرت روؤ۔ اور بہت کم ہنسو۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا احتجاج طبرسی ص ۱۶۵ پر ایک قول منقول ہے۔ فرماتے ہیں۔

عَنْ حَذْيَمِ ابْنِ شَرِيْكٍ الْاَسَدِيْ قَالَ لَمَّا اَتٰى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ بِالنِّسْوَةِ مِنْ كَرْبَلَاءَ كَانَ مَرِيْضًا وَاِذَا نِسَاءُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ يَنْتَدِبْنَ مُشَقَّقَاتِ الْجُيُوْبِ وَالرِّجَالُ مَعَهُنَّ يَبْكُوْنَ فَقَالَ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصَوْتٍ ضَئِيْلٍ وَقَدْ نَهَكَتْهُ الْعِلَّةُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَبْكُوْنَ عَلَيْنَا فَمَنْ قَتَلَنَا غَيْرُهُمْ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(احتجاج طبرسی جلد دوم ص ۲۹ خطبہ زینب
بنت علی ابن ابی طالب مطبوعہ قم طبع جدید)

ترجمہ:

جب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ عورتوں کے ساتھ کربلا سے کوفہ پہنچے۔ آپ اس وقت بیمار تھے۔ کوفہ میں آپ نے اچانک کوفی عورتوں کو روتے چلاتے دیکھا۔ ان کے گریبان پھٹے ہوئے تھے اور مرد بھی ان عورتوں کے ساتھ رونے میں مصروف تھے۔ امام زین العابدین نے بوجہ مرض آہستہ آواز انہیں کہا۔ یہ لوگ ہم پر رو رہے ہیں۔ تو یہ بتلائیں۔ ہمیں ان کے بغیر کس نے قتل کیا۔ (یعنی ہمارے اعزہ اور اقارب کو میدان کربلا میں شہید کرنے والے ان کے بغیر اور کون تھے۔ انہوں نے ہی قتل کیا۔ اور خود ہی قاتل رو رہے ہیں۔)

قارئینِ کرام! آپ نے خود ان کی کتب سے دیکھا۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حضرت زینب اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے کوفیوں کو روتے دیکھ کر یہی کہا۔ کہ تم ہی قاتلانِ حسین ہو۔ اور پھر رو رہے ہو۔ اب مؤطا امام مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کو پھر پڑھیں۔ تو استدلال یوں ہوگا۔ کہ صحابی جب اپنے جرم پر ماتم کر سکتا ہے۔ تو ہم قاتلانِ حسین اس جرم پر کیوں نہ ماتم کریں۔ کیونکہ ہمارا جرم اس صحابی کے جرم سے کچھ کم نہیں۔ کیونکہ اس نے روزہ ضائع کیا۔ اور ہم نے نواسۂ رسول سمیت بہتر کے لگ بھگ مسلمانوں کو بھوکا پیاسا شہید کر دیا۔ لہٰذا ہمارے لیے اس صحابی کی نسبت بدرجہ اتم ماتم کرنا ضروری ہے۔

نوٹ: مولوی اسماعیل شیعی نے موطا امام مالک کی روایت کے نقل کا اس وکھا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ انہوں نے کسی سے سُن رکھا ہوگا۔ ورنہ مؤطا امام مالک کا کوئی بھی قدیم و جدید نسخہ لے لیں۔ ص ۹ پر آپ کو یہ حدیث نہ ملے گی۔ کیونکہ یہ حدیث "کتاب الصیام و کفارہ من افطر فی رمضان" کے باب میں مذکور ہے۔ میرے پاس موطا کے نسخہ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علم آرام باغ کراچی کے صفحہ ۲۳۸ پر یہ حدیث ہے۔ لہٰذا صفحہ ۹ تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر آپ تلاش کرنا چاہیں۔ تو کتاب الصیام کے مذکورہ باب میں دیکھ لیں گے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari